

17052
1250



Date: _____

محترم و محترم مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از اسلام مستون، مندرجہ ذیل صورتوں کی شرعی حیثیت سے آگاہی مطلوب ہے۔

متناسب ہوگا کہ ان صورتوں سے پہلے تمہیدی طور پر چند چیزوں کی وضاحت کر دی جائے، تاکہ مسئلہ کی صحیح صورت حال سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

مسئلہ، ہمارے علاقے میں عام طور پر چالوت، اور غفلت کی وجہ سے میراث کی باقاعدہ تقسیم

نہیں ہوتی۔ اگر تقسیم ہو بھی تو صرف زمین کی تقسیم ہوتی ہے۔ وہ بھی شرعی نقطہ نگاہ نہیں بلکہ (کیفیت)

والد یا خاندان کا کوئی اور آدمی تقسیم کر دے۔ مندرجہ برآں اس تقسیم میں بھی مؤنت اولاد

شامل نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کو کچھ نقد دے کر یا بغیر نقد دے ہی عدالت میں بیٹوں کے حق میں بیان دلوا دیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے بھائیوں کو ہیہ کر دیتی ہیں۔

مشق ب، ہمارے آبا و اجداد نے مختلف حرفتوں والے لوگوں کو اپنی مملوکہ زمین میں

کسیا ہے۔ اس شرط پر کہ وہ لوگ مختلف خدمات انجام دیں گے۔ اس کے بعد وہ زمین ان خدمات

کے عوض ان کسیا کئے لوگوں کی مملوکہ ہو جاتی جو ان کے لئے ابتدائی طور پر مقرر ہوتی تھی۔

مثلاً زمین کے خالص کو (جو لوہار ہے، اور لوہے کے اوزار بناتا ہے) اپنی زمین میں کسیا کیا اور

(دستل) کنال زمین اسکو ہیہ کر دی۔ اب یہاں رہو یہ زمین تمہاری ہے۔ مکان تعمیر کرو، اور اوزار

بنانے کا کام کرو۔ اگر میرے گھر میں یا میرے خاندان میں کوئی بھی تقریب ہوئی، مثلاً شادی بیاہ وغیرہ

تو مذکورہ لوہار (اوزار بنانے والے کو) مختلف خدمات کے لئے بڑے کار لایا جائے گا۔ مثلاً کھانا پکانا،

سیرن دھونا، اسی طرح دیگر لوگوں کو کچھ لیا جاتا تھا جسے موچی، تالی، ترکھان وغیرہ۔

(ج) اس زمانے میں ان حرفتوں والے لوگوں کو زمین کا مالک بنانا بکثرت رائج تھا،

مگر بلا کسی تحریر کے، بلا کسی دستاویز کے، سب کچھ زبانی ہوتا تھا۔ اب مذکورہ حرفتوں والے

لوگ (جن کو زمین ہیہ کی گئی ہے) شرط کے مطابق زندگی گزار کر دنیا سے چلے گئے، یعنی وہ اپنے زعمے

سپر دشاہ خدمات کو احسن طریقے سے نبھاتے رہے۔ اب نہ واپس ہے نہ موہوب لکھ۔ موہوب

کے جانے کے بعد انکی اولاد بھی بطور مالک زندگی بسر کر رہی ہے۔ دوسری طرف واپس کی یا اولاد زندہ

ہے یا اولاد کی اولاد، یعنی (پوتے) موہوب لکھ کی بھی اولاد یا اولاد کی اولاد زندہ ہے۔ اور انکو ہماری

عرف میں مالک سمجھا جاتا ہے۔

(د) اب چونکہ ضروریات بڑھنے کی وجہ سے موہوب لکھ کی اولاد بھی اپنا سابقہ پیشہ

چھوڑ کر، مختلف کام کرتی ہے۔ اب ان شرائط کا پورا کرنا اور اسکے عوض میں ملنے والی روزی، روٹی پر

کفایت کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔ ان ذرائع سے پیٹ پالنا ناممکن نہیں تو مشکل ترین

مذہب ہے۔ اب تمام تر وفاقت کے بعد جبکہ امور پر جانکاری درکار ہے۔

بخیر میراث کی اس غیر شرعی تقسیم، جس میں وراثت کا رافعی ہونا معلوم نہیں، اور اب

معلوم کیا بھی نہیں جاسکتا، مذکورہ ہیہ پر ہیہ کے احکام مرتب ہونگے یا نہیں؟

”عرق الطبع“

Quality Paper Products

0390

جز 2 اگر یہ مویوبہ زمین قانوناً مویوبہ لہ کے نام پر نہ ہو بلکہ واہب کی اولاد کے نام ہی منتقل ہوگئی ہو یا بچہ واہب کے ورثہ نے اپنے نام خود کروالی ہو۔ اب واہب کے بیٹے یا پوتے بذریعہ عدالت یا طاقت کے بل بوتے پر زمین پر اپنا قبضہ لینے کا اختیار رکھتے ہیں یا نہیں؟

اگر عدالت واہب کی اولاد کے لیے قبضہ کر دے، ایسی صورت میں وہ زمین کے مالک ہو جائے گا یا نہیں؟ جبکہ مویوبہ لہ نے اس زمین کو اپنی ملک سمجھ کر درجنوں مکانات تعمیر کیے۔ اسکی اولاد نے بھی اپنی ہی ملک سمجھ کر آباد کاری کی اور گھر بنا ڈالے، درخت لگائے، زمین کھیتی باڑی کے لیے سہوار، اور اس آس پر آباد رہے۔ تب اب یہ زمین ہماری ہے۔ اس صورت میں کیا ورثہ واہب کو زمین والی لینے کا حق ہے؟

جز 3 اب اگر اب الی آدمی جو سینکڑوں سال بیت جا کے بعد اپنی طاقت اور تعلقات کی بنا پر ایسے لوگوں سے زمین خرید لے، یا آئے دن ان کی اذیت رسانی کا سبب بنے اور مالی طور پر ان کو نقصان پہنچائے، مثلاً عدالتوں کے چکر، دھونس دھکی، وغیرہ معاشرے کے یا اثر افراد ایسے شخص سے کیا روپ اختیار کریں۔ امر مطلوب آیا ہیں سے رجوع ممکن ہے یا نہیں؟ جبکہ نہ ان خدمات کا مثل موجود ہے۔ اور نہ ہی عاقدین نرنہ ہیں۔ کئی محسن جو ایسے آگاہ فرمائی۔

المستفتی محمد ارشد رحمان،
کھل دیہہ کوٹ ضلع باغ، گاؤں کنیالہ گھوڑ پکیر آزاد کشمیر
فون نمبر



(جواب منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں)

(۱)۔۔۔۔۔ جواب سے پہلے اصولی طور پر چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں :

۱۔ میراث میں ملنے والی چیزوں یا جائیداد میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو کچھ ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے البتہ اگر تمام ورثاء کی رضامندی سے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔

۲۔ میراث کی تقسیم شرعی کے بعد ہر وارث کو اپنے حصے سے ہبہ کرنا جائز اور درست ہے۔

۳۔ اگر بعض ورثاء میراث سے اپنا حصہ لینے کے بجائے کچھ نقدی یا سامان پر صلح کر لیں، تو باقی ورثاء کے لئے میراث آپس میں تقسیم کرنا جائز ہے۔ اور اس سے ہبہ کرنا بھی درست ہے۔

اس تمہید کے بعد اصل جواب ملاحظہ ہو

صورتِ مسئلہ میں اگر اہلِ حرث کو زمین دیتے وقت اسمیں شریک تمام ورثاء کو میراث میں سے انکا حصہ یا اس کا عوض مل گیا تھا یا میراث کی تقسیم شرعی نہیں ہوئی تھی مگر تمام ورثاء ان اہلِ حرث کو اس جائیداد میں سے ہبہ کرنے پر راضی تھے تو اس صورت میں یہ ہبہ صحیح ہو گیا تھا، اور اب واہب کے ورثاء کو اہلِ حرث کی اولاد سے زمین لینے کا حق نہیں ہوگا، البتہ اگر اہلِ حرث کو زمین دیتے وقت اس میں شریک تمام ورثاء کو انکا حق یا اس کا عوض نہیں ملا تھا اور نہ وہ ہبہ کرنے میں شریک تھے تو اس صورت میں ہبہ صحیح نہیں ہو اور ورثاء کو ان اہلِ حرث کی اولاد سے یہ زمین لینا جائز ہوگا۔ البتہ واپس لینے کے بعد اسمیں واہب کے تمام شرعی ورثاء عورتوں سمیت شریک ہونگے، اور اگر وہ یا ان میں سے کچھ زندہ نہ رہے ہوں تو انکی وفات کے وقت انکے جو ورثاء زندہ تھے وہ سب متوفی کے حصے میں شریک ہونگے، لہذا دعویٰ ان سب لوگوں کی طرف سے ہونا چاہئے جو اس زمین میں بطور وراثت حصہ دار تھے۔

حاشیة ابن عابدین - (۸ / ۴۲۴)

ومنها أن يكون مملوكا للواهب فلا تجوز هبة مال الغير بغير إذنه لاستحالة

تمليك ما ليس بمملوك للواهب كذا في البدائع۔۔۔۔۔ وفي الفصولين أيضا وهبا

من واحد دارا جاز إذا سلماه جملة وقبض فلا شيوع

الدر المختار - (۵ / ۶۸۸)



(و) شرائط صحتها (في الموهوب أن يكون مقبوضاً غير مشاع مميزاً غير

مشغول) كما سيتضح

حاشية ابن عابدين - (٤٢٤ / ٨)

وهبة المشاع فيما لا يمتثل القسمة تجوز من شريكه ومن غيره وفيما

يحتملها لم تجز لا من شريكه ولا من أجنبي

حاشية ابن عابدين - (٦٩٢ / ٥)

قوله (فإن قسمه) أي الواهب بنفسه أو نائبه أو أمر الموهوب له بأن يقسم

مع شريكه كل ذلك تتم به الهبة كما هو ظاهر لمن عنده أدنى فقه

تأمل رملي

والتخلية في الهبة الصحيحة قبض لا في الفاسدة

جامع الفصولين

قوله (ولو سلمه شائعا الخ) قال في الفتاوى الخيرية ولا تفيد الملك في

ظاهر الرواية

قال الزيلعي ولو سلمه شائعا لا يملكه حتى لا ينفذ تصرفه فيه فيكون

مضمونا عليه وينفذ فيه تصرف الواهب ذكره الطحاوي وقاضيخان وروي

عن ابن رستم مثله وذكر عصام أنها تفيد الملك وبه أخذ بعض المشايخ ا

هـ

ومع إفادتها للملك عند هذا البعض أجمع الكل على أن للواهب استردادها

من الموهوب له ولو كان ذا رحم محرم من الواهب

قال في جامع الفصولين رامزا لفتاوى الفضلي ثم إذا هلكت أفتيت

بالرجوع للواهب هبة فاسدة لذي رحم محرم منه إذ الفاسدة مضمونة على

ما مر فإذا كانت مضمونة بالقيمة بعد الهلاك كانت مستحقة الرد قبل

الهلاك ا هـ

وكما يكون للواهب الرجوع فيها يكون لوارثه بعد موته لكونها مستحقة

الرد ويضمن بعد الهلاك كالبيع الفاسد إذا مات أحد المتبايعين فلورثته

نقضه لأنه مستحق الرد ومضمون بالهلاك

ثم من المقرر أن القضاء يتخصص فإذا ولي السلطان قاضيا ليقضي بمذهب

أبي حنيفة لا ينفذ قضاؤه بمذهب غيره لأنه معزول عنه بتخصيصه فالتحق

فيه بالرعية نص على ذلك علماؤنا رحمهم الله تعالى ا هـ ما في الخيرية

وأفتى به في الحامدية أيضا والتاجية وبه جزم في الجوهرة والبحر



0393

ونقل عن المبتغى بالغين المعجمة أنه لو باعه الموهوب له لا يصح وفي نور
العين عن الوجيز الهبة الفاسدة مضمونة بالقبض ولا يثبت الملك فيها إلا
عند أداء العوض نص عليه محمد في المبسوط وهو قول أبي يوسف إذ الهبة
تنقلب عقد معاوضة اهـ

وذكر قبله هبة المشاع فيما يقسم لا تفيد الملك عند أبي حنيفة وفي
القهستاني لا تفيد الملك وهو المختار كما في المضمرات وهذا مروى عن
أبي حنيفة وهو الصحيح اهـ

فحيث علمت أنه ظاهر الرواية وأنه نص عليه محمد ورواه عن أبي حنيفة
ظهر أنه الذي عليه العمل وإن صرح بأن المفتى به خلافه ولا سيما أنه
يكون ملكا خبيثا كما يأتي ويكون مضمونا كما علمته فلم يجد نفعاً
للموهوب له فاغتنمه وإنما أكثر النقل في مثل هذه لكثرة وقوعها وعدم
تنبه أكثر الناس للزوم الضمان على قول المخالف ورجاء لدعوة نافعة في
الغيب

الدر المختار - (٥ / ٦٤٢)

(أخرجت الورثة أحدهم عن) التركة وهي (عرض أو) هي (عقار
بمال) أعطاه له (أو) أخرجوه (عن) تركة هي (ذهب بفضة) دفعوها
له (أو) على العكس أو عن نقدين بما (صح) في الكل صرفاً للجنس
بخلاف نسبه (قل) ما أعطوه (أو كثر) لكن بشرط التقابض فيما هو
صرف-

(٢٤٢)۔۔ سوال نمبر (١) کے جواب میں مذکور تفصیل کے مطابق اگر ہبہ صحیح ہو گیا تھا اور زمین
موہوب لہ کی ملکیت میں داخل ہو چکی تھی، تو واہب کی اولاد کیلئے مذکورہ زمین کو بذریعہ عدالت یا طاقت
موہوب لہ سے لینا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر بذریعہ عدالت یا طاقت اس زمین
کو موہوب لہ سے لینے پر اصرار کرے تو معاشرے کے بااثر افراد کا ان سے میل جول اور بے تکلفانہ
تعلقات ختم کرنا مناسب ہے تاکہ اس کو اس فعل پر شرمندگی و ندامت ہو اور اپنے اس ناجائز فعل سے باز
آجائے۔

سنن أبي داود - (٣ / ٣٢٨)



0394